33020/217

محترم جناب مفتی صاحب

میں ارم محسن ہوں۔ میری شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میرا ایک بیٹا ہے۔ جسکی عمر تین ہے۔ جب سے میری شادی ہوئی ہے۔ میرے شوہر کچھ نہیں کماتے۔ پہلے وہ پاکستان میں تھے۔ اب ان کے والدین نے انھیں جدہ بھیج دیا ہے۔ کمانے کے لیئے۔ لیکن وہ وہاں جاکر بھی مجھے یا والدین کو کچھ نہیں بھیجتے۔ میرا خرچہ میرے والدین یا پھر سسرال والے پورا کرتے ہیں۔ میرے والدین نے میری شادی کے وقت باقی جہیز کے ساتھ مجھے ساڑھے تین تولے کا زیور پہنایا تھا۔ اسکے علاوہ میرے پاس نقد رقم یا چاندی وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ آپ سے گذارش یہ ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں میری رہنمائی کیجیئے۔ کہ کیا مجھ پر زکوٰۃ فرض ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ساڑھے سات تولے سونے پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ اور کچھ کہتے ہیں۔ باون تولے چاندی کی مالیت والے سونے پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے مہربانی آپ مجھے اس بارے میں ضرور بتائیں میں آپ کی بہت شکر گذار ہوں گی۔ اگر مجھ پر زکوٰۃ فرض ہے تو پچھلے سال جو گذر چکے ہیں ان کی زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ضرور بتائیے گا۔ لکھ کر

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ١/١٥٦٠

شکریہ

عرض گذار
ارم محسن
03133066097

معرفت محمد زبیر عثمانی
شعبہ مجالس دار العلوم کراچی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

واضح رہے اگر کسی شخص کی ملکیت میں سونا ساڑھے سات تولہ سے کم ہو اور اس کے علاوہ اس کے پاس چاندی، نقدی اور مال، تجارت بالکل نہ ہو تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن اگر سونے کے ساتھ چاندی یا کچھ نقدی رقم ہو خواہ ایک روپیہ ہی ہو اور ان سب کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور ان پر اسلامی سال بھی گزر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

اس تمہید کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے شادی کے موقع پر آپ کے والدین نے جو زیورات آپ کو دیئے تھے اگر انھوں نے آپ کو مالک بنادیا تھا اور اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا اس سے زائد تھی اور اس کے علاوہ آپ کی ملکیت میں نقدی تھی خواہ ایک روپیہ ہی ہو تو اس پر سال گزرنے کے بعد آپ پر اس مال کی زکوۃ واجب ہو چکی تھی جس کی ادائیگی آپ پر فرض ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے زیرِ ملکیت سونے کی قیمت لگا کر گزشتہ سالوں میں سے پہلے سال کی زکوۃ میں سونے کی موجودہ قیمت کے مطابق کل رقم کا ڈھائی فیصد حصہ ادا کریں پھر دوسرے سال کی زکوۃ کے لیے گزشتہ سال کی واجب زکوۃ کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ رقم کا ڈھائی فیصد دوسرے سال کی زکوۃ کے لیے حساب کرلیں، پھر اسی طرح ہر سال کی واجب زکوۃ کو منہا کر کے بقیہ تمام سالوں کی زکوۃ کا حساب کر کے ادا کریں، البتہ اگر آئندہ آپ اپنی ملکیت میں کم از کم سال کے شروع و آخر میں نقد رقم بالکل نہ رکھیں تو پھر آئندہ سالوں میں ساڑھے سات تولہ سونے سے کم پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

حاشية ابن عابدين - (2 / 305)

وذكر في المنتقى رجل له ثلاثمائة درهم دين حال عليها ثلاثة أحوال فقبض مائتين فعند أبي حنيفة يزكي للسنة الأولى خمسة وللثانية والثالثة أربعة أربعة من مائة وستين ولا شيء عليه في الفضل لأنه دون الأربعين

الفتاوى الهندية - (1 / 179)

وتضم قيمة العروض إلى الثمنين والذهب إلى الفضة قيمة..............والله تعالي اعلم

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱/۱۵۹۰
مورخہ ۳۴/۱۱/۱۰
۲۰۱۳/۹/۱۴

حمزہ
حمزہ بن عبدالرزاق عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۷/ذوالقعدہ/۱۴۳۴ھ
۱۴/ستمبر/۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۷/۱۱/۱۴۳۴ھ

مفتی

الجواب صحیح
۷/۱۱/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ

Scanned by CamScanner